اجتہاد کے لیے ضروری اوصاف

اجتہاد کا مقصد چونکہ خدائی قانون کو انسانی قانون سے بدلنا نہیں بلکہ اس کو ٹھیک ٹھیک سمجھنا اور اس کی رہنمائی میں اسلام کے قانونی نظام کو زمانے کی رفتار کے ساتھ ساتھ متحرک کرنا ہے۔ اس لیے کوئی صحت مندانہ اجتہاد اس کے بغیر نہیں ہوسکتا کہ ہمارے قانون سازوں میں حسب ذیل اوصاف موجود ہوں:

۱- شریعت الٰہی پر ایمان، اس کے برحق ہونے کا یقین، اس کے اِتباع کا مخلصانہ ارادہ، اس سے آزاد ہونے کی خواہش کا معدوم ہونا اور مقاصد، اصول اور اقدار کسی دوسرے ماخذ سے لینے کے بجائے صرف خدا کی شریعت سے لینا۔

۲- عربی زبان اور اس کے قواعد اور ادب سے اچھی واقفیت، کیوں کہ قرآن اسی زبان میں نازل ہوا ہے اور سنت کو معلوم کرنے کے ذرائع بھی اسی زبان میں ہیں۔

۳- قرآن اور سنت کا علم جس سے آدمی نہ صرف جزوی احکام اور ان کے مواقع سے واقف ہو، بلکہ شریعت کے کلیات اور اس کے مقاصد کو بھی اچھی طرح سمجھ لے۔ اس کو ایک طرف یہ معلوم ہونا چاہیے کہ انسانی زندگی کی اصلاح کے لیے شریعت کی مجموعی اسکیم کیا ہے اور دوسری طرف یہ جاننا چاہیے کہ شریعت اس کی تشکیل کن خطوط پر کرنا چاہتی ہے اور اس تشکیل میں اس کے پیش نظر کیا مصالح ہیں۔ دوسرے الفاظ میں اجتہاد کے لیے قرآن وسنت کا وہ علم درکار ہے جو مغز شریعت تک پہنچتا ہو۔

۴- پچھلے مجتہدین اُمت کے کام سے واقفیت، جس کی ضرورت صرف اجتہاد کی تربیت ہی کے لیے نہیں ہے، بلکہ قانونی ارتقا کے تسلسل کے لیے بھی ہے۔ اجتہاد کا مقصد بہرحال یہ نہیں ہے اور نہیں ہونا چاہیے کہ ہر نسل پچھلی نسلوں کی چھوڑی ہوئی تعمیر کو ڈھا کر یا متروک قرار دے کر نئے سرے سے تعمیر شروع کرے۔

۵- عملی زندگی کے حالات ومسائل سے واقفیت، کیوں کہ انھی پر شریعت کے احکام اور اصول وقواعد کو منطبق کرنا مطلوب ہے۔

۶- اسلامی معیارِ اخلاق کے لحاظ سے عمدہ سیرت وکردار، کیوں کہ اس کے بغیر کسی اجتہاد پر لوگوں کا اعتماد نہیں ہوسکتا اور نہ اُس قانون کے لیے عوام میں کوئی جذبۂ احترام پیدا ہوسکتا ہے، جو غیر صالح لوگوں کے اجتہاد سے بنا ہو۔

اس کے بغیر جو قانون سازی کی جائے گی، وہ نہ اسلامی قانون کے نظام میں جذب ہوسکے گی اور نہ مسلم سوسائٹی اس کو ایک خوش گوار غذا کی طرح ہضم کرسکے گی۔ (سیّد ابوالاعلیٰ مودودیؒ، ماہنامہ ترجمان القرآن، جلد ۴۹، عدد ۴، جنوری ۱۹۵۸ء)